

انوار چہل حدیث

اور

اعمال صالحہ کا پیغام

مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتاء مدرسہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہہ، جمشید پور

و قاضی ادارۂ شرعیہ جھارکھنڈ

ناشر

المجمع القادری فیض العلوم، دھتکی ڈیہہ، جمشید پور، (جھارکھنڈ)

موبائل نمبر: 9835553380

انوار چہل حدیث

اور

اعمال صالحہ کا پیغام

مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتاء مدرسہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہہ، جمشید پور

و قاضی ادارۂ شرعیہ جھارکھنڈ

ناشر

المجمع القادری فیض العلوم، دھتکی ڈیہہ، جمشید پور، جھارکھنڈ

موبائل نمبر: 9835553380

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وجہ تالیف

مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں نفع پہنچانے کی غرض سے چالیس حدیثیں ان تک پہنچانا خواہ سنا کر یا لکھ کر بہت بڑا کارِ ثواب ہے۔ ایسے شخص کو کل قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ فقیہ و عالم کی حالت میں اٹھائے گا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اس کی گواہی دیں گے۔ اس لئے ہر دور میں محدثین فخام اور دیگر علمائے کرام نے چالیس حدیثوں پر مشتمل کتابیں لکھیں اور بے شمار اربعینات معرض وجود میں آئیں۔

سب سے پہلے محدث جلیل حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ والرضوان کی ''اربعین'' اس کے بعد محمد بن حسین ابوعبدالرحمٰن سلمی (م۴۱۲) کی ''الاربعین فی التصوف''۔ پھر اربعین طوال: امام علی بن حسین (دمشقی المعروف ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ (م۵۷۱) کی، اسی طرح ان کی دوسری تالیف ''اربعین بلدانیہ'' ہے۔ امہات المومنین کے فضائل ومناقب کی روایات پر مشتمل ان کی تیسری اربعین ''الاربعین فی مناقب امہات المومنین'' بھی ہے۔ امام ابوزکریا شرف الدین نووی کی ''الاربعین للنووی'' بھی کافی مشہور ہے۔ ان سب کے بعد ''اربعین رضویہ'' بھی قابل دید ومقبول عوام ہے۔ مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ (م۱۳۴۰) کی کئی اربعینات ہیں جن میں ایک ''مختصر المیز ان'' ہے جس میں آپ نے سواد اعظم کی پیروی پر چالیس احادیث جمع کی ہیں۔

آپ کی دوسری اربعین ''الزبدة الزکیة فی تحریم سجود التحیة '' جس میں آپ نے غیر خدا کے لئے سجدہ حرام ہونے پر چالیس احادیث طیبہ جمع کی ہیں۔ ان

محدثین وفقہاءاورراقم الحروف کے پیش نظر بیہقی شریف کی درج ذیل حدیث رہی ہے۔

عن ابی الدرداء قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ماحد العلم الذى اذا بلغه الرجل كان فقيها، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظ على امتى اربعين حديثاً فى امر دينها بعثه الله فقيها و كنت له يوم القيامة شافعا و شهيداً (بحوالہ مشکوۃ کتاب العلم فصل ثالث ص ۲۶)۔

(ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حدومقدار کیا ہے جس تک آدمی پہنچ جائے تو فقیہ کہلائے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جس شخص نے دین اسلام سے متعلق چالیس احادیث میری امت تک پہنچادیں، اللہ تبارک و تعالیٰ اسے فقیہ وعالم کی حالت میں اٹھائے گا، اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا)۔

اتنے ڈھیر سارے علمائے محدثین کے اس حدیث پر عمل کرنے سے ثابت ہوا کہ اس حدیث کوتلقّی بالقبول حاصل ہے۔اسی کے پیش نظراوراس لئے بھی کہ بعض احباب نے فرمائش کی کہ مدرسہ فیض العلوم کے نصاب میں شامل کرنے اوراس کے طلبہ کوزبانی یاد کرانے کے لئے چند احادیث کریمہ پر مشتمل کتاب لکھی جائے، یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔امید قوی ہے کہ اسے عنداللہ وعندالناس شرف قبول حاصل ہواور ہم سب کے لئے آخرت کا توشہ بنے۔ان اجری الاعلی اللہ۔

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

خادم التدریس والافتاء مدرسہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہ، جمشید پور، جھارکھنڈ

۹ر جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ م ۱۱ر دسمبر ۲۰۲۴ء

فہرست

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایمان مفصل کی اصل

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ سَئَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ۔

ترجمہ: - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا،

ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے تمام فرشتوں، اس کی تمام کتابوں، اس کے تمام رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لائے یعنی یقین رکھے اور اس بات پر ایمان لائے کہ تقدیر کی ہر خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (صحیح مسلم ابتدا ءکتاب الایمان ص۲۷، حدیث نمبر۱۰۲ ،سطر نمبر ۸)

عبادت خلوص وللّٰہیت کے ساتھ کی جائے

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ يَوْمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔

ترجمہ:- حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ احسان (اخلاص) کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ احسان (خلوص وللّٰہیت) یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تو اس منزل میں نہ پہنچ سکا تو یہ یقین رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔(بخاري شريف، جلد اول کتاب الایمان، باب سوال جبریل النبي ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان ص۱۲ ۔حدیث ۵۰ ۔سطر ۲۳،۲۴)

کامل مسلمان کون ہے؟

(۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، "کامل مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور کامل مہاجر وہ ہے، جو ان تمام چیزوں کو چھوڑ دے، جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے"۔(بخاری شریف جلد اول ،باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، ص٦ ۔حدیث ١٠ ۔سطر ١٦،١٧)

(نوٹ) اسی بخاری شریف کے اسی صفحہ پر ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا مسلمان افضل (زیادہ فضیلت و ثواب والا) ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ کامل و پختہ اور افضل مسلمان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں کو ہر طرح کی ایذا رسانی سے بچائے، زبان سے کوئی گالی نہ دے، غیبت و چغلی نہ کرے، ہاتھ سے بلاوجہ شرعی انہیں نہ مارے، اسی طرح سر اور پاؤں کے ذریعہ بھی تکلیف نہ پہنچائے۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔(بخاری شریف ،کتاب الایمان ، باب قول النبی ﷺ "بنی الاسلام علی خمس"، ص٦ ۔حدیث نمبر ٨۔ سطر ١٠،٩)

محبتِ رسول دلیلِ ایمان اور شرطِ ایمان ہے

(٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں ،باپ،اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔یعنی ہر کوئی ان تمام سے زیادہ مجھ سے محبت کرے یہاں تک کہ اپنی ذات سے بھی زیادہ مجھ سے محبت کرے۔ (بخاری شریف، کتاب الایمان،باب حب الرسول من الایمان ص٧ ۔حدیث ١٥ ۔سطر ٦،٥)

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

طالب علم کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیا گیا ہے

(٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

ترجمہ:- جو شخص علم (دین) کے راستے پر چلتا ہے (یعنی علم حاصل کرتا رہتا ہے)، تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔(مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب العلم فصل اول ص٣٢ ۔ناشر: مجلس البرکات ،الجامعۃ الاشرفیہ ، مبارکپور،اعظم گڑھ ،یوپی)

طالب علم کو رحمت الٰہی گھیر لیتی ہے

(۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اِجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو لوگ اللہ تعالی کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد یا مدرسہ) میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب قرآن پاک کی تلاوت کرتے اور ایک دوسرے کے سامنے پڑھتے پڑھاتے، سنتے سناتے ہیں تو ان پر اللہ تعالی کی طرف سے سکینہ (قلبی سکون و اطمینان، وقار اور بارش انوار) نازل ہوتی ہے، اللہ تعالی کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت و برکت والے فرشتے بھی انہیں ڈھانپ لیتے ہیں (اور ان کی تلاوت قرآن اور علم دین پڑھنے پڑھانے کو سنتے ہیں) اور اللہ تعالی ان کا تذکرہ اپنے پاس والی مخلوق کے درمیان کرتا ہے (یعنی مقرب فرشتوں کے درمیان) (مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ شریف،کتاب العلم ۳۲،۳۳ ۔فصل اول)

اللہ تعالی کو سب سے محبوب عمل نماز ہے

(۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

ترجمہ:- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا، نمازوں کو ان کے وقتوں پر ادا کرنا، پھر پوچھا، پھر کون سا عمل تو آپ نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، پھر سوال کیا کہ پھر کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو ارشاد فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔(بخاری شریف،کتاب مواقیت الصلوة ،باب فضل الصلوة لوقتها ص٧٦,

حديث ٥٢١,سطر ٢،٣)

نیکیاں گناہوں کو مٹادیتی ہیں

(۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَاَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ "اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ ھٰذَا قَالَ لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّھِمْ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک غیر عورت کو بوسہ لے لیا اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے گناہ کے بارے میں بتایا۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور حضور نے اس کے سامنے اسے تلاوت کی "اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ، الآیة،" (دن کے دو کنارے میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو، اس لیے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز سے گناہوں کا معاف ہو جانا یہ صرف میرے لیے خاص ہے یا سب کے لیے عام ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ میرے تمام امتی کے لیے ہے جو اس پر عمل کریں۔ (نماز اور دیگر اعمال صالحہ گناہ صغیرہ کو مٹادیتے ہیں۔ زنا، قتل، چوری، جھوٹ وغیرہ گناہ کبیرہ ان اعمال سے نہیں جاتے بلکہ صدق دل سے توبہ کرنی پڑتی ہے۔ گناہوں سے باز آنا ہوتا ہے اور "أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ "پڑھنا پڑتا ہے۔ (بخاری شریف، کتاب الصلوة، باب الصلوة كفارة، جلد اول ص ۷۵ ،حديث نمبر ۵۲۰)

نماز کفارۃُ الذنوب ہے، یعنی گناہوں کو مٹادینے والی ہے

(۱۰) عنْ اَبِيْ ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ نَھَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِکَ یُبْقِيْ مِنْ دَرَنِہٖ ؟ قَالُوْا لَا یُبْقِيْ مِنْ دَرَنِہٖ شَیْئًا قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ صَلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُوااللّٰہُ بِھَا الْخَطَایَا۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا اتنی بار نہانا دھونا اس کے بدن کے میل کو رہنے دے گا، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا، کچھ بھی میل باقی نہیں رہنے دے گا ،تو حضور پور نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہی حال پانچوں وقت کی نماز کا ہے کہ اللہ ان کے ذریعے گناہوں کو دھو دیتا ہے۔(بخاری شریف جلد اول ص۷٦۔باب صلٰوۃ الخمسۃ کفارۃ للخطایا۔حدیث ۵۲۲)

روزے داروں کے لیے ریان ہے

(جنت کے دروازۂ ریان سے جنت میں داخل ہوں گے)

(۱۱) عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

ترجمہ:- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً جنت کے ایک دروازے کا نام ریان ہے کہ اس دروازۂ جنت میں صرف روزے دار داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی نہیں۔(بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر۲۵۴۔کتاب الصوم باب الریان للصائمین ۔حدیث ۱۸۵۸)

رمضان میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں

(۱۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ،جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے اور (سرکش) شیاطین زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں۔(حوالہ مذکورہ، ص۲۵۵ ۔کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان ۔حدیث ۱۸٦۱)

اس کے اوپر والی حدیث نمبر ۱۸۶۰ ۔میں ،"فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ" ہے یعنی جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

زکوۃ اور صدقہ وغیرہ کی فضیلت

(۱۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفاً۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ نے ارشاد فرمایا۔کوئی دن نہیں گزرتا جس میں بندے صبح کو اٹھتے مگر دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں (اور بندوں کے اعمال دیکھتے ہیں)۔توان میں سے ایک کہتا ہے، اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا عوض عطا فرما۔ (خواہ مال کی شکل میں یا ثواب کی شکل میں) اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ !روک رکھنے والے کو تلف عطا فرما، (ضائع کردے ۔یعنی مال یا ثواب نہ دے۔)(بخاری شریف، جلد اول،صفحہ ۱۹۴۔کتاب الزکوۃ، باب قول اللہ عز وجل فاما من اعطی واتقی الآیۃ ۔حدیث ۱۴۲۳)

جہاد اور حج کی فضیلت

(۱۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ الاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ،اللہ اور رسول پر ایمان رکھنا سب سے افضل ہے۔پھر دریافت کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے ؟تو آپ نے ارشاد فرمایا ،اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔پھر پوچھا گیا ،اس کے بعد کیا ہے ؟فرمایا:حج مبرور (حج مقبول)۔(بخاری شریف جلد ثانی ،کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ص۲۰۶ ۔حدیث ۱۴۹۷)

کھانا کھلانا اور سلام کرنا اسلام کا بہترین عمل ہے

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسلام کا کون سا عمل زیادہ بہتر اور نفع بخش ہے؟ تو آپ نے فرمایا، کھانا کھلانا اور (مسلمان کو) سلام کرنا (الفاظ میں) خواہ تیری اس سے جان پہچان ہو یا نہیں۔(بخاری شریف جلد اول ،کتاب الایمان،باب اطعام الطعام من الاسلام، ص ٦۔ حدیث ١٢)

نماز جنازہ پڑھنے اور دفنِ میت میں شرکت کا ثواب

(١٦) مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ۔

ترجمہ:- جو ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ پڑھے اور تدفین میں بھی حصہ لے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر اپنے گھر واپس ہو گا اور (جانتے ہو) ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔(بخاری شریف جلداول، صفحہ١٢, باب اتباع الجنائز من الایمان ۔حدیث ٤٧)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے دو احد کے برابر ثواب ملتا ہے، اگر صرف نماز جنازہ پڑھتا ہے تو ایک احد کے برابر ثواب ملے گا، صرف نماز جنازہ پڑھنا اور مٹی ڈالنے میں شریک نہ ہونا، اگر کسی مجبوری کے تحت ہو تو کوئی بات نہیں ورنہ سخت منع ہے۔

(**نوٹ**) قیراط نصف دانق کو کہتے ہیں ،(آدھا دانق)۔اور ایک دانق درہم کے چھٹے حصے کو کہتے ہیں اور بعض حضرات نے دینار کے چھٹے حصے کو فرمایا۔حاصل کلام یہ ہے کہ قیراط ایک وزن ہے۔ایک درہم کا بارہواں حصہ۔ لیکن یہاں صرف اسی قدر مراد نہیں ہے بلکہ فضل الٰہی سے مدینہ شریف کے احد پہاڑ کے برابر ثواب ملنا، مراد ہے۔ درہم چاندی کا ایک سکہ ہوتا تھا، جو ساڑھے تین ماشے کا ہوتا تھا اور دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا سکہ ہوتا تھا۔

رضائے الٰہی کے لیے کسی پر خرچ کرنے کا فائدہ

(۱۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! تم خرچ کرو میں (تم پر) خرچ کروں گا۔ (بخاری جلد ثانی، کتاب النفقات، باب فضل النفقة على الاهل۔ ص ۸۰۵۔ حدیث ۵۱۴۳)

(یعنی میری راہ میں یا میری مخلوق پر خواہ وہ تمہارے اہل وعیال ہوں یا ان کے علاوہ مسلمان، تم خرچ کروگے تو میں تم پر خرچ کروں گا، تمہاری روزی بڑھادوں گا۔)

(نوٹ) یہ حدیث قدسی ہے، حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں، جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے یہ فرمایا ہے۔

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے

(۱۸) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔

ترجمہ:- ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن بندہ اپنے اہل (بیوی، بچے، گھر والوں) پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے (نیکی ہے، صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔) (بخاری شریف جلد ثانی، ص ۸۰۵ کتاب النفقات، باب فضل النفقة على الاهل، حديث ۵۱۴۲)

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا ہے

(۱۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِيْ بَعْدُ۔

ترجمہ:-عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بچے! بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے قریب (سامنے) کے حصے لے کر کھایا کرو۔ صحابی رسول موصوف فرماتے ہیں کہ اس کے بعد برابر کھانے میں یہی میرا طریقہ ہے۔(بخاری ثانی ص ۸۱۰، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام والاكل باليمين، حديث ۵۱٦۷)

قرآن کا متعلم اور معلم افضل و بہتر ہے

(۲۰) عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

ترجمہ:- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سب سے بہتر وہ انسان ہے جو قرآن سیکھے اور دوسرے کو سکھائے۔(بخاري ثاني ص۷۵۲, كتاب فضائل القران، باب خيركم من تعلم القراٰن حديث ۴۸۳٦)

انگلیوں کو چاٹ پونچھ لے

(۲۱) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّفْحَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةٍ الْبَرَكَةُ۔

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم فرمایا(پلیٹ کو چاٹ پونچھ لو) اور فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس کھانے میں برکت ہے(اس لیے کھانے کے بعد انگلیوں اور برتنوں کو چاٹ پونچھ لیا کرو) (مشكوة شريف ۳٦۳، كتاب الاطعمة)

اگر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا پڑھے

(۲۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اللهَ عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو "بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ" پڑھ لے۔(سنن ترمذی ، کتاب الاطعمة ، باب ما جاء فی التسمية على الطعام،جلد دوم،ص۸،ناشر:مجلس برکات ،مبارک پور،اعظم گڑھ،یوپی)

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا

(۲۳) عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث"۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"۔ (ترجمہ : اے اللہ سرکش جن مرد اور سرکش جن عورت سے میں تیری پناہ لیتا ہوں)۔(بخاري جلد اول صفحه۲۶, کتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء ،حدیث ۱۴۲)

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

(۲۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔

(ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے، "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ"۔(ابن ماجه جلد اول ،ص۲۶، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء، حديث ۳۰۱)

ابن ماجہ کے اسی مقام پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم غُفْرَانَکَ پڑھتے تھے۔ دونوں کو ملا کر یوں پڑھنا چاہئے۔ غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ اَذْھَبَ عَنِّيْ الْاَذٰی وَعَافَانِيْ۔ (ترجمہ :- اے اللہ !میں تیری بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتا ہوں، تمام حمد اللہ کے لیے جس نے مجھ سے تکلیف کی چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی)

جب بھی دعا کی جائے تین بار کی جائے

(۲۵) مَنْ سَاَلَ الْجَنَّۃَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتا ہے، اے اللہ! اسے جہنم سے بچالے۔(سنن الترمذی ج۲، ص۸۴)

وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا سنت ہے

(۲۶) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

ترجمہ:- حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا، اس شخص کا (کامل) وضو نہیں ،جس نے وضو کے شروع میں بسم اللہ شریف نہ پڑھا۔(سنن ترمذی جلد اول ،ص ٦ ،باب التسمية عند الوضوء)

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت ضروری ہے

(۲۷) عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَمَنْ لَّمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے) جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور جو بڑوں کی عزت نہ کرے۔(ترمذي شريف جلد ثانی، ص ۱۴، باب ما جاء فی رحمة الصبيان)

واضح ہوا کہ ہر بڑے کو چھوٹے پر شفقت و مہربانی اور ہر چھوٹے کو بڑے کی تعظیم و احترام کرنا چاہیے۔

جو کسی کی پریشانی دور کرے، اللہ عزوجل اس کی پریشانی دور فرمائے گا

(۲۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ .

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،جو شخص کسی مسلمان کے دنیا کے غم و پریشانی کو دور کرے تو اللہ اس کی دنیا و آخرت دونوں کے غم و پریشانی کو دور فرمائے گا۔(ترمذی شريف جلد ثانی ،ص ۱۵، باب ما جاء فی الستر علی المسلمين)

جو کسی کے لیے آسانی کرے اللہ عزوجل اس کے لیے آسانی فراہم کرے گا

(۲۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِيْ الدُّنْيَا يَسَّرَ اللهُ فِيْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔.

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو دنیا میں کسی پریشان حال پر آسانی فراہم کرے اللہ اس پر دنیا و آخرت دونوں میں آسانی فراہم کرے گا۔(ترمذی شریف جلد ثانی، ص ۱۵، باب ما جاء فی الستر علی المسلمین)

بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے، اللہ عزوجل اس کی مدد میں رہتا ہے

(۳۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِيْ الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِيْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ وَ اللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُفِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دنیا میں کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا (ستر پوشی کرے) اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا (پردہ پوشی فرمائے گا) اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔(ترمذی شریف ثانی،ص۱۵،باب الستر علی المسلمین)

غیبت اور بغض و حسد سے بچ کر ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ

(۳۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِﷺ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ ایک دوسرے سے بغض و دشمنی نہ رکھو۔ اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ کہ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔(سنن ترمذی دوم، ص ۱۵ ، باب ما جاء فی الحسد)

تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا ناجائز ہے

(۳۲) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهَمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

ترجمہ:- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک تعلق رکھے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تو وہ منہ پھیر لے اور یہ اس سے منہ پھیر لے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ شخص ہے، جو سلام میں پہل کرے۔(ترمذی شریف ثانی،ص۱۵، باب ما جاء في كراهية الهجر للمسلم)

صلۂ رحمی سے رزق میں وسعت ہوتی ہے

(۳۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

ترجمہ:- انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کی روزی کشادہ کر دی جائے اور اس کی موت میں تاخیر کر دی جائے(اس کی عمر میں برکت ہو) اسے چاہیے کہ صلۂ رحمی کرے(رشتہ جوڑے، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے)(مسلم شریف جلد ثانی، ص۳۱۵، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها)

سونے اور جاگنے کے وقت کی دعائیں

(۳۴) عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيٰ وَ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ:- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے سونے کے بستر پر پہنچتے تو یہ دعا پڑھتے " اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيٰ وَ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ "(اے اللہ! تیرا نام لے کر میں زندہ ہوتا اور تیرا نام لے کر مرتا ہوں) اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ "(تمام حمد اللہ کے لیے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔(مسلم شریف جلد ثانی، ص۳۴۸، باب الدعاء عند النوم)

(**نوٹ**)سونے کے وقت کی دعا یوں بھی منقول ہے ۔"اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَأَحْيٰ " دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ اور فقیر قادری اور بہت سے علمائے کرام اور مشائخ عظام کے معمولات میں یہی دعا ہے

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے

(۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(بخاری شریف ص۸۷۴، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء،والمتشبهات بالرجال)

لہٰذا وہ لباس اور زینت کی چیز جو مردوں کے لیے خاص ہو، وہ عورتوں کے لیے جائز نہیں اور جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو، مردوں کے لیے جائز نہیں۔ لہٰذا فل پینٹ اور شرٹ اور مردوں جیسا بال عورتوں کے لیے درست نہیں، اور عورتوں جیسا بال اور کان چھدوانا اور بالی پہننا مردوں کے لیے جائز نہیں۔

داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ

(۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوْا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوْا اللِّحٰى وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ (بخاری اول، ص ۸۷۵، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار)

آپ ہر کام میں داہنا پسند فرماتے تھے

(۳۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ۔

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داہنے کو پسند فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ جوتا پہننے، کنگھا کرنے، طہارت (وضو و غسل) بلکہ تمام کاموں میں۔ (بخاری جلد اول، ص ۲۹، کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل)

بال جوڑنے والی اور گوندھنا کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے

(۳۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بال جوڑنے والی اور جوڑانے والی پر اور گوندھنا کرنے والی اور گوندھنا گوندھوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔(بخاری شریف جلد ثانی، ص ۸۸۰،کتاب اللباس، باب المستوشمة)

بھوؤں کے بال اکھیڑنے والی پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے

(۳۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ،الْمُتَغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے گوندھنا گوندھنے اور گوندھوانے والی، بھوؤں کے بال اکھیڑوانے والی اور حسن وخوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں اور ہر تغیر خلق اللہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(بخاری ثانی ،ص ۸۸۰،کتاب اللباس، باب المستوشمة، حدیث ۵۹۳۱)

(نوٹ) تغیر خلق اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں تبدیلی کرنا۔ جیسے گوندھنا گوندھوانا، بھوؤں کے بال اکھیڑوانا(جیسے آج کل بہت سی عورتیں بیوٹی پارلر میں جاکر اکھیڑواتی ہیں) اور جیسے حسن لانے کے لیے دانتوں کے درمیان گھس کر فاصلہ پیدا کرنا، نسبندی کروانا، کالے بال کو سفید کروانا وغیرہ۔

دعا سے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں

(۴۰) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِفُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَ مَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُسْأَلَ الْعَافِیَۃَ

ترجمہ:- ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا، اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے، اور خدا سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے۔(سنن ترمذی ،کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ ،باب فی دعاءالنبی ﷺ ج۲،ص۱۹۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمالِ صالحہ کا پیغام
بہترین امت کے نام

تالیف

مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

شیخ الحدیث وصدر شعبۂ افتاء جامعہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہ، جمشید پور (جھارکھنڈ)

موبائل نمبر 9835553380

ناشر

المجمع القادری مدرسہ فیض العلوم دھتکی ڈیہ، جمشید پور۔ پن نمبر 831001

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : **اعمالِ صالحہ کا پیغام بہترین امت کے نام**

ترتیب : محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی خلیفۂ حضور تاج الشریعہ ومحدثِ کبیر

کمپوزنگ : محمد شمشیر عالم مصباحی، خطیب وامام گولموری مسجد۔ 9973509670

پروف ریڈنگ : مولانا عرفان فیضی مدھوپوری

سن اشاعت : 2025ء

تعداد :

صفحات : ۱۴

قیمت : ۳۰/روپئے

موبائل نمبر : 9835553380

ناشر : المجمع القادری مدرسہ فیض العلوم دھتکیڈیہ، جمشید پور، (جھارکھنڈ)

ملنے کے پتے (۱) شیخ حامد رضا رضوی، مقام و پوسٹ، لوکہا بازار، ضلع مدھوبنی (بہار)

(۲) مولانا حافظ افضل حسین مصباحی، مقام و پوسٹ لوکہا بازار، مدھوبنی (بہار)

(۳) مولانا حافظ محمد اویس رضا قادری ازہری، استاد مرکزی دار القرآت، جمشید پور

(۴) شیخ محمد علی رضا برکاتی، اسلام نگر، پوسٹ: کپالی، ضلع: سرائے قلعہ کھرساواں

اعمالِ صالحہ کا پیغام بہترین امت کے نام

امت محمدیہ صلی اللہ علیٰ صاحبھا تمام امتوں میں بہترین امت ہے، اس امت کو خیرِ امت، خیر الامم، امتِ مرحومہ، اشرف الامم اور افضل الامم کے خطابات من جانب اللہ ملے ہیں، کبھی ہم نے سوچا کہ ہمیں یہ القاب وخطابات کیوں ملے ہیں؟ ہم کس وجہ سے تمام امتوں میں بہترین ہیں، قرآن شریف کا مطالعہ کریں تو ہم اس راز کو ضرور سمجھ لیں، ہمارا منصب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، یعنی بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، نیکی کی دعوت دینا اور گناہوں سے منع کرنا، اگر یہ کام ہم کرتے ہیں تو خیرِ امت ہیں، ورنہ نہیں، اس کے بغیر بہترین امت کہلانے کے ہم بالکل حقدار نہیں ہیں، پاک رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔

اس راز کو مولانا محمد یونس قادری اور اہلِ سنت کے دیگر علمائے کرام اور اولیائے عظام نے بخوبی سمجھا، اس لیے وہ جہاں کہیں رہے، دین اسلام کی دعوت دیتے رہے، قوم کو شریعتِ مطہرہ کا پابند بنایا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا، غیروں کو اسلام کی آغوش میں لایا اور اپنوں کو محبتِ خدا، عشقِ رسول، نماز، روزے اور دیگر فرائض و واجبات اور سنن ومستحبات کی دعوت دے کر ان کا خوگر بنایا۔

مولانا موصوف اور ہمارے دیگر علمائے اہلِ سنت کے پیغامات اور عملی زندگی سے قرآن شریف اور احادیثِ طیبہ کے درج ذیل احکام ومسائل کے اسباق ہمیں ملتے ہیں۔

(۱) ایمان واسلام اور سنیت پر مضبوطی سے قائم رہنا، (۲) نماز روزے اور دیگر فرائض و واجبات اور سنن ومستحبات کا سختی سے پابند رہنا (۳) محبتِ خدا اور عشق رسول ﷺ سے دل کو

شاد کام رکھنا اوران کی بھرپور تعظیم بجالانا (۴) اہلِ بیت کرام، آلِ اطہار، ازواجِ مطہرات، امہات المومنین اور صحابہ کرام خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا، سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ، سیدتنا فاطمۃ الزہرا، سیدتنا عائشہ صدیقہ، سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور سیدنا امام حسین شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے خوب محبت کرنا، ان کی عظمت کا سکہ دل میں بٹھالینا محبت وعظمت کے ساتھ ان کا نام لینا اوران کا چرچا کرنا (۵) حضرات تابعین و ائمۂ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام احمد بن حنبل سے محبت کرنا، ان کا احترام کرنا، اپنے امام کی بہر صورت تقلید کرنا (٦) سارے اولیائے کرام اور علمائے اہلِ سنت خصوصاً حضور غوث ِ اعظم، خواجہ غریب نواز، حضرت شہاب الدین سہروردی، خواجہ بہاء الحق نقشبندی، حضرت مخدوم سمنانی، حضرت مخدوم بہاری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ساداتِ مدینہ منورہ، ساداتِ بغداد، ساداتِ بلگرام، سادتِ کالپی، سادتِ مارہرہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدثِ اعظم، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم، ملک العلما، صدرالشریعہ، حافظِ ملت، مجاہدِ ملت، تاج الشریعہ اور امین شریعت علیھم الرحمۃ والرضوان سے بھرپور عقیدت ومحبت رکھنا، ان کے مسلک کا پابند رہنا، اپنے دین ومسلک میں متصلب ہونا کہ اس کے بغیر ایمان ہرگز نہ بچ سکے گا، بدمذہبیت سے کسی طرح نہ بچ سکے گا (۷) بدمذہبوں سے خوب نفرت کرنا، ان سے لاتعلق رہنا، ان کی صحبت سے بچنا، ان کی مجلس سے بچنا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے بچنا، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے سے بچنا (۸) ان کے پیچھے نماز پڑھنے اوران کے جنازہ میں شرکت کرنے سے سختی کے ساتھ اجتناب کرنا (۹) ان کی عیادت اور تعزیت میں ہرگز نہ جانا (۱۰) ان کے سایہ سے بھی بچنا (۱۱) اسلام وسنیت کی تبلیغ واشاعت کرنا (۱۲) مسلکِ اہلِ سنت مسلکِ اعلیٰ حضرت ہی کا فروغ واستحکام چاہنا (مسلکِ اعلیٰ حضرت مسلکِ اہلِ سنت ہی کی تعبیر وتشریح ہے، چونکہ آج کل کچھ بدمذہب بھی مکاری کے طور پر خود کو سنّی یا مسلکِ اہلسنت سے تعبیر کرنے لگتے ہیں،

اس لیے امتیاز کے لیے، علمائے اہلِ سنت کے اتفاق رائے سے اس مسلک کو مسلکِ اعلیٰ حضرت بھی بولتے ہیں) (۱۳) عشقِ رسول ﷺ کا ثبوت دیتے ہوئے محفلِ میلاد شریف منعقد کرنا کرانا اور اس میں شوق و ذوق کے ساتھ شریک ہونا (۱۴) اس میں اور بعد نمازِ جمعہ اور بعدِ فجر قیام کے ساتھ اپنے پیارے نبی ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا خصوصاً بعدِ جمعہ درودِ جمعہ جسے درود رضویہ بھی کہا جاتا ہے کھڑے ہو کر ایک سو بار پڑھنا (۱۵) محفلِ گیارہویں شریف محفلِ چھٹی شریف، عرس رضوی، حلقۂ ذکر وغیرہ دل چسپی کے ساتھ منعقد کرانا اور ان میں شریک ہونا۔

(۱۶) فاتحہ خصوصاً فاتحہ غوثیہ کا التزام کرنا کہ اس کے بھی بے شمار فائدے ہیں۔

(۱۷) رسولِ اکرم ﷺ کی سنتوں سے خوب محبت کرنا، کتابوں اور علمائے کرام سے معلوم کر کے ان پر کار بند رہنا، سنن مؤکدہ کے ساتھ غیر مؤکدہ اور مستحبات پر عمل کو بھی اپنے لیے حرزِ جاں سمجھنا۔ (۱۸) پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے پڑھنا، کہ جماعت سنتِ موکدہ ہے اور بہت سے علما کے نزدیک واجب، اصل نماز تو جماعت کے ساتھ ہی پڑھنا ہے تنہا پڑھنا تو صرف ایک ڈیوٹی نباہنا ہے۔ (۱۹) جب مسجد میں داخل ہو تو اس میں داہنا پاؤں رکھنا اور اس وقت یہ دعا پڑھنا۔ ’’اَللّٰھُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ‘‘ (۲۰) مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی اس طور سے نیت کرنا، ’’ نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِكَافِ ‘‘ (۲۱) جب مسجد سے باہر ہوں تو پہلے بایاں قدم نکالنا اور اس وقت یہ دعا پڑھنا۔ ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ‘‘ (۲۲) مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا (۲۳) جوتا چپل پہنتے وقت پہلے داہنے قدم میں پہننا اور نکالتے وقت بایاں قدم نکالنا (۲۴) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے بائیں قدم سے جوتا یا چپل نکالنا، اس کے بعد داہنے قدم سے نکال کر پہلے داہنا قدم مسجد میں رکھنا اور مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بائیں قدم کو مسجد سے نکال کر چپل جوتے پر رکھنا بعدہٗ داہنا قدم

نکال کر پہلے اسے اس میں رکھنا، پھر بائیں قدم میں پہننا۔(۲۵) وضو کے شروع میں یہ دعا پڑھنا۔ ''بِسۡمِ اللهِ الۡعَظِيۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيۡنِ الۡاِسۡلَامِ'' (۲۶) وضو بناتے وقت دعا و درود پڑھتے رہنا، بلا ضرورت دنیوی باتیں نہ کرنا،(۲۷) اعضاء وضو اطمینان کے ساتھ دھونا تا کہ کسی عضو کا کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے،(۲۸) وضو سے پہلے مسواک کرنا۔(۲۹) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (اگر میسر ہو)(۳۰) قبلہ رخ کھڑے ہو کر وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا کہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کے مطابق ستّر بیماریوں سے شفا ملتی ہے۔(۳۱) وضو کے بعد کھڑے ہو کر آسمان کی طرف رُخ کر کے حدیث شریف کی مروی یہ دعا تین بار پڑھنا۔ ''اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِيۡ مِنَ التَّوَّابِيۡنَ وَاجۡعَلۡنِيۡ مِنَ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ (۳۲) نمازوں کو تعدیل ارکان اور اطمینان کلی کے ساتھ پڑھنا کہ سجدہ میں جانے کے لیے رکوع سے اُٹھنے کے بعد اور ایک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے دونوں موقعوں پر کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کے برابر ٹھہرنا (۳۳) نمازوں کے بعد قرآن شریف اور وظائف و معمولات کے لیے کچھ وقت مخصوص کر لینا۔(۳۴) خدمتِ خلق کرنا، کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اس وقت تک اللہ اس کی مدد میں رہتا ہے۔(۳۵) مریضوں کی عیادت کرنا۔(۳۶) میت والے کے گھر جا کر ان کی تعزیت کرنا (۳۷) نمازِ جنازہ پڑھنا اور تدفین کے لیے جانا کہ حدیثِ بخاری میں ہے کہ دو قیراط یعنی دو اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے (۳۸) بیوی بچے کے کھانے پینے، پیار و محبت اور تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھنا۔(۳۹) نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے پر ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا۔(۴۰) اپنے رشتہ داروں مثلاً بھائی بہن، چچا پھوپھی کے ساتھ صلۂ رحمی اور حسنِ سلوک کرنا، کیونکہ حدیث شریف کے بموجب اس سے روزی کشادہ کر دی

جاتی ہے، ان کی خصوصاً اور تمام مسلمانوں کی عموماً دل جوئی کرنا، داد و دہش سے کام لینا، کسی کا دل نہ توڑنا۔ (۴۱) مسجد و مدرسہ قائم کرنا (۴۲) اگر لیاقت ہو تو درس و تدریس میں مشغول ہونا (۴۳) ملت کی قیادت و امامت کرنا (۴۴) روزہ داروں کو افطار کرانا (۴۵) مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ ضیافت کرنا (۴۶) مستحق سائلوں کو محروم نہ کرنا (۴۷) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۴۸) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۴۹) ماں باپ کی بے لوث خدمت کرنا (کوئی دنیوی غرض نہ ہو محض رضائے الٰہی وحصولِ ثواب مقصود ہو)۔ (۵۰) پانی اور چائے یا کوئی بھی چیز داہنے ہاتھ سے کھانا پینا، بائیں ہاتھ سے کبھی نہ کھانا پینا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ (۵۱) ہمیشہ بیٹھ کر پینا کبھی کھڑے ہو کر نہیں پینا (۵۲) بسم اللہ شریف پڑھ کر پینا۔ (۵۳) پانی دیکھ کر پینا کہ یہ بھی ایک سنت ہے، ممکن ہے کہ پانی میں کیڑے مکوڑے ہوں اور وہ اندر جانے کے بعد نقصان پہنچائیں۔ (۵۴) تین سانس میں پینا، کبھی ایک سانس میں نہ پینا کہ سنت کے خلاف ہے اور مضرت رساں بھی۔ (۵۵) پینے کے بعد الحمد للہ پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا (۵۶) کھانا ہمیشہ زمین پر کچھ بچھا کر اور بیٹھ کر کھانا ٹیبل کرسی سے پرہیز کرنا ، کبھی کھڑے ہو کر نہ کھانا۔ حدیث شریف میں ہے کہ انسان اور جانور میں فرق یہ ہے کہ جانور کھڑے ہو کر کھاتا پیتا ہے اور آدمی بیٹھ کر کھاتا پیتا ہے۔ (۵۷) کھانا ہمیشہ تین بار ہاتھ دھو کر کھانا کہ یہ سنت ہے، اور بیماریوں کا دافع ہے۔ (۵۸) تین بار کلی کر کے کھانا کہ یہ مستحب ہے، اور کئی بیماریوں کا دافع۔ (۵۹) اپنے لیے اور بیوی بچوں اور دیگر افرادِ خانہ کے لیے حلال روزی حاصل کرنا اور اسکے لیے خوب جد و جہد کرنا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ”طَلَبُ رِزْقِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ فَرِيْضَةٍ“ (رزقِ حلال تلاش کرنا اور فرائض کے بعد فرض ہے) (۶۰) استنجا خانہ اور پاخانہ میں پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا۔ (۶۱) اس میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنا۔

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ“(اے اللہ! سرکش جن مردوں اور سرکش جن عورتوں سے میں تیری پناہ لیتا ہوں) سنت کی ادائیگی کے طور پر اس لیے اسے پڑھنا ضروری ہے، تاکہ خبیثوں کے شر سے بچ سکیں، اور عبادت بھی ہو جائے۔(۶۲) اس میں کسی طرح باتیں نہ کرنا۔(۶۳) اس میں تھوکنے سے پرہیز کرنا(۶۴) وہاں سے نکلتے وقت پہلے داہنا قدم نکالنا، اس کے بعد درج ذیل دعا پڑھنا۔ ”غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ“ تاکہ اتنی دیر تک یادِ خدا سے غافل رہنے سے استغفار ہو جائے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے تکلیف دہ چیز سے نجات و عافیت بخشی، اس پر اس کا شکر ادا ہو جائے۔ شکر ادا کرنے والوں کو مزید عافیت و نعمت سے نوازا جاتا ہے، اسلیے رب تبارک وتعالیٰ کے کرم سے امید قوی ہے کہ قبض کی بیماری بھی دور ہو جائے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

”لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ“(اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں مزید عطا کروں گا)

(۶۵) رات میں باوضو سونا چاہیے، سوتے وقت قرآنی سورتیں مثلاً آیت الکرسی، اور چاروں قل اور دعا درود پڑھ کر سونا چاہیے کہ بلاؤں سے محفوظ رہے اور اگر اس رات میں موت مقدر ہو تو ایمان پر خاتمہ ہو۔(۶۶) جاگنے کے بعد ممکن ہو تو کلی کر لی جائے اور یہ دعا پڑھی جائے” اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ “(تمام حمد اللہ کے لیے ہے، جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے) اس لیے یہ پڑھنا چاہیے کہ سنتِ رسول ہے، اور اس لیے بھی کہ موت دینے کے بعد جس مالک نے ہمیں زندہ کیا، اس کا شکریہ ادا ہو۔ جو اس دعا کو یاد نہ کر سکے وہ تین بار کلمۂ طیبہ (لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) پڑھ لے، تاکہ ایمان تازہ ہو اور دن بھر اس کا اثر رہے۔(۶۷) گھر میں کچھ وقت دینا اور اس دوران اہل وعیال کو دینی تعلیم اور اسلامی تربیت سے آراستہ کرنا (۶۸) علما کو عالمانہ لباس میں ملبوس رہنا چاہیے، رعب و دبدبہ

اور نہایت کروفر کے ساتھ رہنا چاہیے تاکہ علم کی وقعت عوام کی نظر میں کم نہ ہو۔(۶۹) داڑھی ایک مشت سے کم نہ ہو کہ یہ واجب وضروری ہے، اور اس سے کم کرنا سخت گناہ ہے۔اور سر پر ٹوپی یا عمامہ ہمیشہ رہے، نماز کے وقت کے ساتھ، کھانے پینے اور استنجا خانہ جاتے وقت بھی سر پر رہے ۔(۷۰) سورۂ فاتحہ ، آیت الکرسی چاروں قل ، سورۂ بقرہ کی آخری آیت (امن الرسول سے لے کر آخر سورہ تک) پڑھنا چاہیے کہ ان کے بہت فضائل ہیں ۔ رات میں بستر پر جانے کے بعد سونے سے قبل ایک بندۂ خدا کا یہ معمول ہے۔اسی طرح بعد فجر یا عشا سورہ یٰسٓ شریف اور ممکن ہو تو دونوں وقت کہ اس کے سبب بہت سے کام بنتے ہیں۔غم اور پریشانی دور ہوتی ہے اور سکرات کے عالم میں آسانی ہوتی ہے۔سورۂ ملک بعدِ عشا کہ اس کے سبب قبر وحشر کے عذاب سے محفوظ رہے۔سورۂ واقعہ بھی روزانہ بعدِ مغرب یا بعدِ عشا پڑھی جائے کہ اس کے سبب رزق کی تنگی دور ہوتی ہے اور اس میں برکتیں ہوتی ہیں،(۷۱) انہوں نے درس دیا کہ افطار میں جلدی کرو اور سحری میں دیر، کیونکہ حدیث شریف میں یہی ارشاد ہے ،اور زندگی بھر اس پر عمل پیرا رہے ۔(۷۲) افطار کے وقت اجتماعی دعائیں کرتے اور فرماتے کہ اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت ومغفرت، رزق اور شفا وغیرہ کی بھیک مانگا کرو۔حدیث رسول بھی ہے کہ افطار کے وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔(۷۳) انہوں نے ایک بیٹے سے وصیت کی کہ میری قبر میرے قد کے برابر گہری کھودنا کہ جب سرکار رحمتِ عالم ﷺ وہاں جلوہ فرما ہوں گے تو میں کھڑے ہو کر ان پر صلوٰۃ وسلام پڑھوں۔(۷۴) قرآن شریف کا احترام ہر حال میں کرتے رہنا، اس کی حرمت پر کبھی آنچ نہ آنے دینا (غالباً ان کی مراد یہ ہے کہ قرآن پر ہر حال میں عمل کرتے رہنا، اس کے خلاف کبھی نہ کرنا)(۷۵) وہ درودِ ابراہیم (درودِ صلاتیہ) کے ساتھ درودِ غوثیہ بھی پڑھا کرتے تھے کہ اس کے بے شمار فیوض و برکات ہیں (۷۶) جب چھینک آئے تو الحمد للہ پڑھ کر شکرِ الٰہی بجا لائے کہ اس نے جان کی حفاظت فرمائی ورنہ اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے ہی رہ

جاتی، اور اگر کسی دوسرے کو چھینک آئی اور اس نے ''الحمد للہ'' کہا تو اس کے جواب میں کہے۔ ''یر حمك الله'' حدیث شریف کے ارشاد کے مطابق یہ مسلمانوں کے پانچ حقوق میں سے ایک حق ہے (۷۷) جب اوپر کو چڑھے مثلاً پہاڑ یا مکان کے زینے پر تو ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' پڑھتا ہوا چڑھے، اور جب اوپر سے نیچے کو آئے تو ''سبحان اللہ، سبحان اللہ'' پڑھتا ہوا نیچے اترے (۷۸) جب کسی مبتلا یعنی کسی مریض یا کفر و شرک یا بدمذہبیت یا فسق و فجور میں مبتلا شخص کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً '' اللہ عزوجل اور رسولِ اکرم ﷺ کا ہم مومنین سے وعدہ ہے کہ جس مبتلا، جس مریض پر یہ دعا ہم پڑھ لیں گے اس ابتلا اور مرض سے دو چار نہیں ہوں گے، یقیناً وہ صادق القول ہیں، صادق الوعد ہیں، ان کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ روضۂ رسول ﷺ کی جالی پر آج بھی لکھا ہوا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ

(۷۹) بس، ٹرین، کار، موٹر سائیکل پر چڑھو تو درج ذیل دعا پڑھ لیا کرو، ۳/ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳/ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ایک بار بِسْمِ اللهِ، اٰمَنْتُ بِاللهِ، وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، ایک بار سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (۸۰) جب کوئی مصیبت یا پریشانی سامنے آئے یا گھر میں کسی کی موت ہو جائے یا کوئی نعمت چلی جائے تو کثرت سے یہ دعا پڑھے۔ '' اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ '' یا کسی مسلمان میت کو دیکھو یا کسی مسلمان کے مرنے کی خبر سنو جب بھی پڑھ لیا کرو۔ (۸۱) آئینہ دیکھو تو پڑھو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ '' (۸۲) سر میں تیل ڈالو تو بسم اللہ شریف پڑھ کر ڈالو، بائیں ہتھیلی پر تیل رکھو، اس کے بعد داہنے ہاتھ کی انگلی سے پہلے دونوں طرف بھوؤں پر لگاؤ پھر سر کی داہنی طرف تین بار، بعدہٗ بائیں طرف

تین بار، پھر بیچ سر میں ڈالو، داڑھی میں بھی تیل لگایا کرو۔(۸۳) غسل سنت طریقے پر کرو ۔ پہلے شرمگاہ اور جہاں کہیں نجاست لگی ہو اسے تین بار دھوؤ ۔اس کے بعد اچھے طور سے وضو کرو، اس طور سے سے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹّوں تک تین بار دھوؤ، پھر تین بار کلی کرو، کلی کرتے وقت غرارہ اس طور سے کرو کہ منھ کے ہر حصے میں پانی پہنچ جائے ۔ پان کھانے والے کے دانتوں میں سپاری پھنسی ہو تو خلال کے ذریعہ اسے نکال لیں ۔روزہ کی حالت میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کرو تاکہ روزہ محفوظ رہے ۔تین بار ناک میں پانی اس طرح ڈالو کہ ناک کے بانسہ یعنی سخت ہڈی تک پہنچ جائے ۔ناک کی سوکھی رینٹھ کو پورے طور پر صاف کرو کہ یہی حکمِ شرع شریف ہے ۔اس طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل میں فرض ہے ۔اس کے بغیر غسل نہ ہوگا، تو نماز بھی نہ ہوگی ۔اب تیسرے فرض کی طرف بڑھیں، پورے بدن پر پانی بہائیں، اس طور سے کہ پہلے سر کے داہنے حصہ پر تین بار ڈالیں ۔پھر بائیں طرف، پھر بیچ سر پر، اس کے بعد پورے بدن پر پانی بہائیں اس طرح کہ ایک بال کے برابر بھی خشک نہ رہ جائے، ورنہ غسل نہ ہوگا۔ پھر نماز کیسے ہوگی ۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے فتاویٰ رضویہ جلد اول میں یہ تحریر فرمایا ہے، کہ بہت سے عوام کا زندگی بھر غسل نہیں اترتا، کیونکہ وہ اسلام کے بتائے ہوئے طور طریقے سے غسل نہیں کرتے (۸۴) سلام کو عام کرو ، حدیث شریف میں ’’ اَفْشُوا السَّلَامَ ‘‘ کا کلمہ وارد ہوا ہے ۔ہر چھوٹے بڑے کو سلام کرو، بیوی بچے کو سلام کرو ، بیوی بھی شوہر کو سلام کرے، بیٹے، بیٹی، ماں باپ کو سلام کریں، ماں باپ بیٹے بیٹی کو سلام کریں، ہر آنے والا موجود اور سوار غیر سوار کو سلام کرے (۸۵) کھانا کھانے کے بعد اس برتن میں ہاتھ مت دھوؤ جس میں کھانا کھایا گیا ہے کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے، اس کے علاوہ ان برتنوں میں بھی ہاتھ دھونے سے بچو جس میں کھانے پینے کی چیز رکھتے ہیں، جیسے دیگچی، پتیلی، ٹفن، کیونکہ

اس میں ایک طرح سے ''وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ '' ہے ۔(۸۶) کھانا کھاؤ تو سنت طریقے پر کھاؤ ، دونوں گھٹنے اٹھے ہوں ، یا ایک اٹھا ہو اور ایک بچھا ہو، یا نماز کے قعدہ میں جس طرح بیٹھا جاتا ہے، اس طرح بیٹھ کر کھاؤ ۔ غرضیکہ اللہ عزوجل اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یقین کامل رکھو، ان کی عطاؤ بخشش اور فیوض و برکات پر اعتقاد مضبوط رکھو، فرائض و واجبات ،سنن و مستحبات اور آدابِ زندگی کو اپنی زندگی کا اٹوٹ حصہ بنالو ، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں دیکھو، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور پیرانِ عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کا فیضان دیکھو ۔ (۸۷) ہاں اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ ، قبرستان میں نمازیں نہیں پڑھی جاتیں، اس طرح اپنے گھروں کو مت رکھو، بلکہ مسجدوں کے ساتھ اپنے گھروں کو بھی سنن و نوافل، اشراق و چاشت ، اوابین وتہجد وصلوٰۃ التسبیح ،صلوٰۃ الحاجۃ وصلوٰۃ الشفا ،تلاوتِ قرآن درود اور وظیفے سے آباد رکھو، صرف فرائض و واجبات اور سنتِ مؤکدہ ہی پر اکتفا نہ کرو، بلکہ سنتِ غیر مؤکدہ مثلاً عصر سے پہلے چار رکعت سنت، عشا سے پہلے والی چار رکعت سنت، تہجد اور نوافل جیسے بعدِ ظہر ،بعدِ مغرب اور بعدِ عشا والی نفل نمازیں بھی پڑھا کرو، ہر نماز کے بعد آیت الکرسی ایک بار پڑھا کرو ۔صبح وشام آیت الکرسی تین تین بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے اور بال بچوں کے حصار کی نیت سے پورے بدن پر پھیرا کرو (۸۸) کوشش کریں کہ شجرۂ قادریہ رضویہ میں جو حصار کی دعا ہے اسے ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کرکے داہنے کان کے اردگرد اپنے ، اپنی بیوی بچے اور دوست واحباب کے حصار کی نیت سے تین بار پھیریں، ان شاءاللہ الرحمٰن آفات و بلیات، دشمنوں کے شر اور سحر و آسیب سے محفوظ رہیں گے،یقین واعتقاد کامل شرط ہے، یہ ہر جگہ ملحوظ رہے، یہ حصار کے لیے نہایت مجرب اور ہمارے مشائخ کرام کے معمولات میں سے ہے ۔(۸۹) ہر نماز کے بعد تسبیحِ فاطمی ضرور پڑھا کریں کہ اس کے بھی بے شمار فوائد و برکات ہیں ۔سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ ہوں تب بھی ان شاءاللہ الرحمٰن اس کی برکت

سے ڈُھل جائیں گے۔(۹۰) صبح میں شجرہ شریف ضرور پڑھیں کہ اس کی برکات بہت ہیں، اس میں چالیس سے زائد محبوبانِ خدا کے ذکر ہیں، جن کے وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں شجرہ شریف پڑھ کر مومن بندہ دعا کرتا ہے، امامِ اہلِ سنت محدث بریلوی قدس سرہٗ نے ایک مقام پر اس کا فائدہ لکھا ہے کہ آسانی کے وقت ان محبوبانِ خدا کو یاد کرو گے تو امید قوی ہے کہ پریشانی کے وقت یہ تمہیں یاد کریں گے۔(۹۱) کوشش کریں کہ شجرہ شریف کے وظائف ضرور پڑھیں، کہ ان کے فیوض و برکات بہت ہیں، اور اولیاء اللہ کے مجربات اور آزمودہ ہیں، اور ان میں رجعت کا بھی کوئی خطرہ نہیں ہے(۹۲) شجرہ شریف کے وظائف میں سے پنج گنج قادری خرد کے ساتھ پنج گنج قادری کلاں پڑھنے کی بھی عادت آہستہ آہستہ ڈالنی چاہیے کہ اس سے بھی بہت کام بنتے ہیں اور دشمن ذلیل وخوار ہوتے ہیں، دشمنوں کے شر سے بچنے کے لیے شجرہ شریف میں جو بعدِ فجر و مغرب دس دس بار پڑھنے کا وظیفہ ہے، وہ بھی مجرب ہے۔(۹۳) دھیرے دھیرے تصورِ شیخ کی عادت ڈالنی چاہیے کہ اس کا بہت کمال ہے، (۹۴) فاتحہ غوثیہ سے کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیے۔(۹۵) کسی حاجت وضرورت کی تکمیل اور غم و پریشانی کو دور کرنے کے لیے، دو رکعت یا چار رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے ضرور مدد مانگنی چاہیے، اس کا طریقہ تمہیں مجموعہ اعمالِ رضا اور بہارِ شریعت وغیرھما میں مل جائے گا(۹۶) بیماریوں کو نمازوں، تلاوتِ قرآن اور وظائف سے دور کرو، بہت سے لوگ غم و پریشانی اور بیماری کے وقت نمازیں چھوڑ دیتے ہیں، جب کہ ایسے مواقع سے مزید یادِ خدا سے کام لینا چاہیے۔(۹۷) صلوٰۃ الشفا کے عامل بن جاؤ، اس کے پڑھنے کے بعد یقین رکھو شفا کے اسباب ضرور فراہم ہو جائیں گے اور شفا مل کر رہے گی، کریم کو یاد کرنا ہمارا اور تمہارا کام ہے، آگے اس کا کرم بے حساب ہے، وہ مانگنے سے سوا دیتا ہے، اس کا طریقہ کتاب ''مشکل کشا نمازیں'' سے تمہیں ضرور معلوم ہو جائے گا۔(۹۸) مسلمانوں سے بغض وحسد نہ کرو، وہ بھی کوئی سینہ ہے،

جس میں حسد و کینہ ہے، دل وہ دل ہے جو محبت کا مدینہ ہے ۔(۹۹) غیبت و چغلی سے بہر صورت بچو، کیونکہ یہ سب معرفتِ الٰہی کے لیے حجاب ہیں، ان بیماریوں سے نجات پانے اور معرفتِ الٰہی کے حصول کے لیے روزانہ دوسو بار کلمہ شریف ایک سو بار استغفر اللہ اور ایک سو بار لاحول شریف ضرور پڑھنا چاہیے (۱۰۰) نمازِ اشراق کا پابند ہونا چاہیے، کیونکہ اس کے سبب روزی میں کشادگی اور برکت ہوتی ہے ۔(۱۰۱) دیگر اذانوں کی طرح جمعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجد کے باہر خطیب ومنبر کے روبرو ہونے کا قائل رہنا اور اسی کا درس دینا، اسی پر علمائے حق کا عمل رہا ہے اور ہے، اور یہی ابوداؤد شریف میں سائب بن یزید کی روایت کردہ حدیث اور کتبِ فقہ مثلاً فتح القدیر وغیرہ سے ثابت ہے، جو اس کے مخالف ہیں، وہ مجادل و مکابر ہیں، ان کے پاس نہ کوئی دلیل عقلی ہے اور نہ دلیل شرعی، ضدو ہٹ کے علاوہ کچھ نہیں ۔(۱۰۲) امام جب پہلے سے مصلّی پر موجود ہو اور اقامت کہی جائے تو کبھی بھی اس کے آغاز میں نہ اٹھنا، بلکہ ''حی علی الصلوٰۃ'' پر اٹھنا شروع کرنا اور ''حی علی الفلاح'' پر کھڑا ہو جانا، یہ بھی علمائے اہلِ سنت کا معمول رہا ہے اور ہے، فقہ حنفی کی کتابوں میں اسی کی صراحت ہے، اور یہی دلائل سے ثابت و مؤید ہے ۔(۱۰۳) تمام عمر وہ ناچ گانے، ڈھول تاشے اور تعزیہ داری اور اس موقع سے ہونے والے خلافِ شرع کاموں سے بچتے رہے ۔(۱۰۴) ہمارے ان بزرگوں نے اسلام اور اسلامیات پر عمل کیا اور اپنے اچھے کردار اور حسنِ اخلاق کے ساتھ اسلام کے صحیح خدوخال کو غیروں کے سامنے پیش کیا، لہٰذا ان کے کردار و عمل کو دیکھ کر وہ متأثر ہوئے اور ذوق وشوق کے ساتھ مذہبِ اسلام کو قبول کیا، یہی وجہ ہے کہ ان کے دستِ حق پرست پر ایمان لانے کے کئی واقعات تاریخی صفحات پر ثبت ہیں، کوشش کرو، اللہ عزوجل ہمیں اور تمہیں کامیابی عطا فرمائے، وما توفیقی الا باللہ۔

قضائے حاجات وحل مشکلات کے لئے بعد عشاء

سات سو چھیاسی (۷۸۶) بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا مجرب ہے
اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف

یاارحم الراحمین! بسملہ شریف اوراپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سارے مرحومین کی مغفرت فرما، خصوصاً ہمارے درج ذیل بزرگوں کی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

(۱) جناب مولا بخش صدیقی مرحوم
(۲) جناب شیخ حسین بخش مرحوم
(۳) جناب محمد ابراہیم صدیقی مرحوم
(۴) الحاج مولانا شیخ محمد یونس رضوی حامدی علیہ الرحمہ
(۵) جناب مولوی احمد حسین صدیقی قادری مرحوم
(۶) جناب محمد نعبو دخان مرحوم' لوکہا
(۷) جناب حسنہ خاتون مرحومہ
(۸) جناب الحاج محمد عبدالحق صدیقی رضوی مرحوم
(۹) جناب علیم النساء مرحومہ
(۱۰) جناب جحن حلیمہ خاتون مرحومہ
(۱۱) جناب شیخ عبدالحی رضوی مرحوم
(۱۲) جناب جحن نور جہاں قادری مرحومہ
(۱۳) جناب عبدالباقی صدیقی مرحوم
(۱۴) جناب مولانا عبدالخالق صدیقی رضوی مرحوم
(۱۵) جناب حافظ وقاری محمد حیات عالم خاں مصباحی مرحوم

العارض: محمد علی رضا صدیقی رضوی

۷۸۶
۹۲

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم ! اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور
حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل
میرے والد گرامی جناب امام الدین انصاری، والدہ مکرمہ جناب نسیمہ خاتون،
مجھے، میری اہلیہ، صدیمہ خاتون، صاحبزادے ڈاکٹر احمد رضا، انجینئر محمد رضا،
صاحبزادی ڈاکٹر طاہرہ خاتون اور مولانا کلیم الدین قادری، عالم بازار، کلکتہ کو
ایمان کی سلامتی، عفوو عافیت اور دنیا و آخرت کی سعادتیں عطا فرما۔ آمین

(مولانا) **محمد صدیق عالم رضوی فیضی**
امام وخطیب سنی چاند تارا مسجد، کنہولی، تحصیل: شاہ پور، ضلع تھانے (بمبئی)
متوطن مقام چاند گڑھ، پوسٹ بیڑ وکلاں، ضلع ہزاری باغ (جھارکھنڈ)

۷۸۶
۹۲

دلی مراد پوری ہونے کے لئے ’’حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ‘‘ کا وظیفہ

عشاء کے بعد روزانہ چار سو پچاس بار (۴۵۰) اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ پڑھنا نہایت مفید و مجرب ہے۔

یا اللہ! مندرجہ بالا وظیفہ کے طفیل درج ذیل مرحومین کی مغفرت فرما اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

(۱) شیخ عبدالغنی مرحوم، مرزاپور، ضلع جام تاڑا (جھارکھنڈ)

(۲) بشیرن بی بی مرحومہ، زوجۂ شیخ عبدالغنی مرحوم

(۳) شیخ محمد امیر الدین مرحوم، مرزاپور ضلع جام تاڑا

(۴) نور عائشہ مرحومہ، زوجۂ شیخ محمد امیر الدین مرحوم

(۵) عبدالرزاق مرحوم، سکھ پورہ، ضلع بلیا (یوپی)

(۶) حمیدن بی بی مرحومہ، زوجۂ عبدالرزاق مرحوم

الملتمسین

(۱) شیخ محمد شاکر رضا، مرزاپور، ضلع جام تاڑا

(۲) (حافظ وقاری) شیخ عابد حسین قادری رضوی، مقام مرزاپور، جام تاڑا

(۳) شیخ محمد نصیر الدین، مقام مرزاپور، جام تاڑا

(۴) الحاج محمد علیم الدین، مسلم بستی، گولموری

باہتمام

1. حافظ و قاری شیخ عابد حسین قادری رضوی مقام مرزا پور
جام تاڑا، (جھارکھنڈ)
خلیفہ مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی صاحب

2. بی بی روشن آرا زوجہ جناب شیخ رضوان صاحب
مقام چرک پانی، ضلع جام تاڑا (جھارکھنڈ)

Printed by : MODERN PRINTING WORKS Mob.: 9534520711